43736 ـ مستقل فتوى اور علمی ریسرچ کمیٹی کی جانب سے گانے اور موسیقی کی حرمت کا بیان

سوال

میں نے ایك كالم پڑھا جس میں كالم نگار نے موسیقی كو مباح قرار دیا، اور اسے حرام كہنے والے كا رد كیا ہے، اور كالم میں اس نے فوت شدہ موسیقاروں اور فنكاروں كی آواز میں گانے دوبارہ نشر كرنے پر ابھارا ہے تا كہ ان كی یاد تازہ رہے، اور جس فن كا مظاہرہ انہوں نے اپنی زندگی میں كیا تھا وہ باقی رہے، اور زندہ افراد ان كے اس فن كو سننے اور دیكھنے سے محروم نہ ہوں.
كالم نگار كہتا ہے: موسیقی اور گانے كی حرمت كے متعلق قرآن مجید میں كوئی نص نہیں ملتی، اور رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں، وہ بھی موسیقی اور گانے سنا كرتے تھے، اور عید كے تہوار اور مختلف مواقع مثلا شادی بیاہ اور خوشی كے مواقع پر اس كا حكم دیا كرتے تھے.
پھر كالم نگار كہتا ہے: كچھ ضعیف احادیث ملتی ہیں جن سے موسیقی منع كرنے والے افراد استدلال كرتے ہیں، غالب رائے یا كسی ایسے معاملے كو جس كی كچھ موافقت نہ كریں صادق اور امین كی طرف منسوب كرنا صحیح نہیں، پھر اس نے موسیقی كی اباحت كے متعلق بعض علماء كی آراء ذكر كی ہیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس كالم كے رد میں مستقل فتوى اور علمی ریسرچ كمیٹی كا بیان جاری ہوا جو ذیل میں بیان كیا جاتا ہے:

مستقل فتوى كمیٹی كے علماء كرام كہتے ہیں:

" ان شبہات كے رد كے لیے كمیٹی نے درج ذیل فیصلہ كیا ہے:

اول:

شرعی معاملات میں صرف شریعت كی سمجھ بوجھ ركھنے والے جن كے پاس بحث و تحقیق كی اہلیت ہو وہی غور خوض كر سكتے ہیں، ان كے علاوہ كسی اور كے لیے شرعی معاملات میں دخل دینا جائز نہیں، اور یہ كالم نگار (جس نے یہ كالم لكھا ہے) وہ شرعی طلباء میں شامل نہیں ہے لہذا اس كے لیے اس مسئلہ میں دخل اندازی كرنا جائز نہیں جو اس كے اختصاص میں شامل نہیں ہے، اور اسی لیے وہ كئی ایك جہالتوں میں پڑا ہے، ایك تو اس نے اللہ تعالی اور اس كے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بات كہی ہے جس كا اسے علم ہی نہیں، اور یہ چیز گناہ اور قارئین كو

گمراہ کرنے کا باعث ہے.

اسی طرح اخبارات اور میگزین وغیرہ میڈیا کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ شرعی مسائل پر ایسے شخص کو کالم لکھنے کا موقع دیں جس کے پاس شرعی علم ہی نہ ہو، اور وہ ایسے مسائل میں قلم اٹھائے جو اس کے اختصاص میں شامل نہیں، تا کہ مسلمانوں کے عقائد کو بچایا جا سکے.

دوم:

مرنے کے بعد میت کو صرف وہی چیز فائدہ دے سکتی ہے جس کی کوئی شرعی دلیل مل جائے، اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے بیان کرتے ہوئے فرمایا:

" جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے، لیکن تین قسم کے اعمال جاری رہتے ہیں: صدقہ جاریہ، یا پھر نفع مند علم، یا نیك اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1631).

لیکن وہ معاصی اور گناہ جو میت نے اپنی زندگی میں کیے تھے اور اس نے موت سے قبل ان گناہوں سے توبہ نہ کی تھی ۔ جن میں گانے بھی شامل ہیں ۔ اس کی سزا میں اسے عذاب دیا جائیگا، الا یہ کہ اللہ سبحانہ و تعالی اپنا فضل و کرم کرتے ہوئے اسے معاف کردے.

اس لیے اس کی موت کے بعد اس کی وہ معصیت و گناہ والی اشیاء دوبارہ زندہ نہیں کرنی چاہیے تا کہ اس کی زندگی میں کي گئی معاصی میں اور بھی گناہ زیادہ نہ ہو، کیونکہ اس کا نقصان دوسرے کو بھی ہوتا ہے.

جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے:

" اور جس کسی نے بھی اسلام میں کوئی بری چیز ایجاد کی تواس کا گناہ اور اس پر عمل کرنے والے کا گناہ بھی اسے ایجاد کرنے والے کے ذمہ ہے اور ان کے گناہوں میں کسی بھی قسم کی کمی نہیں کی جائیگی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1017).

سوم:

اور اس کا یہ کہنا کہ:

(قرآن مجید میں گانے بجانے اور موسیقی کی حرمت پر کوئی نص نہیں ملتی) تو یہ اس کی جہالت کا واضح ثبوت

ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو لہو الحدیث خریدتے ہیں، تا کہ لوگوں کو بغیر علم اللہ کی راہ سے روک سکیں، اور اسے مذاق بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ذلت آمیز عذاب ہو گا لقمان (6).

اکثر مفسرین حضرات کہتے ہیں کہ: " لہو الحدیث " سے مراد گانا بجانا ہے.

اور کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ: آلات موسیقی کے ہر آلہ کی آواز اس میں داخل ہے، مثلا بانسری، باجا، سارنگی، وغیرہ کی آواز یہ سب کچھ اللہ تعالی کی راہ سے روکنے والی ہیں، اور ضلالت و گمراہی کا سبب ہیں.

صحابہ کرام میں سے جلیل القدر صحابی و عالم دین ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے ثابت ہے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا:

اللہ کی قسم یہ گانا بجانا ہے، اور ان کا کہنا ہے: یہ دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے.

اس موضوع کی احادیث بہت ہیں جو سب گانے بجانے اور اس کے آلات کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں، اور یہ کہ یہ بہت سارے شر اور برے انجام کا وسیلہ ہے، علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " اغاثۃ اللھفان " میں گانے بجانے اور آلات موسیقی کے موضوع پر تفصیلا کلام کی ہے.

چہارم:

کالم نگار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہوئے یہ منسوب کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موسیقی اور گانے سنا کرتے تھے، اور عید اور مختلف تہوار مثلا شادی بیاہ اور خوشی کے موقع پر اس کا حکم دیا کرتے تھے.

حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو صرف یہ ثابت ہے کہ آپ نے بطور خصوص صرف دف بجانے کی اجازت دی ہے اور اس میں بھی ناچ اور عشق و محبت کے اشعار نہ ہوں، اور موسیقی کے آلات استعمال نہ ہوں، اور صرف عورتوں میں ہی ہو مرد اس میں شامل نہ ہوں، آج کل کے گانوں کی طرح نہیں جس میں یہ سب کچھ پایا جاتا ہے.

بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نکاح کا اعلان کرنے کے لیے شادی بیاہ کے موقع پر دف بجانے کے ساتھ

صرف وہ اشعار پڑھنے کی اجازت دی ہے جو ان قبیح قسم کے اوصاف سے خالی ہوں، اور اس میں ڈھول باجا اور دوسری آلات موسیقی استعمال نہ کیے جائیں.

بلکہ صحیح حدیث میں تو یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کے موسیقی کے آلات حرام کیے ہیں، اور انہیں استعمال کرنے پر شدید قسم کی وعید سنائی ہے، جیسا کہ درج ذیل صحیح بخاری کی حدیث میں بیان ہوا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میری امت میں کچھ لوگ ایسے آئینگے جو زنا اور ریشم اور شراب اور گانا بجانا اور آلات موسیقی حلال کر لینگے، اور ایك قوم پہاڑ کے پہلو میں پڑاؤ کریگی تو ان کے چوپائے چرنے کے بعد شام کو واپس آئینگے، اور ان کے پاس ایك ضرورتمند اور حاجتمند شخص آئیگا وہ اسے کہینگے کل آنا، تو اللہ تعالی انہیں رات کو ہی ہلاك کر دیگا، اور پہاڑ ان پر گرا دے گا، اور دوسروں کو قیامت تك بندر اور خنزیر بنا کر مسخ کر دیگا "

یہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کاری، اور مردوں کے لیے ریشم پہننا، اور شراب نوشی کرنا، اور گانے اور موسیقی سننا اور آلات موسیقی کا استعمال حرام کیا اور اسے زنا و شراب اور مردوں کا ریشم پہننا کے ساتھ ذکر کیا ہے، جو آلات موسیقی اور گانے بجانے کی شدید قسم کی حرمت پر دلالت کرتا ہے.

پنجم:

کالم نگار کا یہ کہنا کہ: کچھ ایسی ضعیف احادیث ہیں جن سے موسیقی اور گانے بجانے سے روکنے والے استدلال کرتے ہیں، اکثر رائے، یا کسی ایسے معاملے سے منع کرنا جس سے بعض موافق نہ ہوں کی بنا پر ان احادیث کا صادق و امین کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں.

یہ کلام سنت نبویہ سے اس کالم نگار کی جہالت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ گانے بجانے کی حرمت کے کچھ دلائل تو قرآن مجید میں ہیں، اور کچھ صحیح بخاری میں، جیسا کہ اوپر کی سطور میں بیان ہو چکا ہے، اور کچھ دلائل احادیث کی دوسری کتب میں ملتے ہیں، ان احادیث سے ہی سابق علماء کرام نے گانے بجانے اور آلات موسیقی کی حرمت پر استدلال کیا ہے.

ششم:

اس نے بعض علماء کی جس رائے کے متعلق ذکر کیا ہے کہ کچھ علماء گانا بجانا حباح قرار دیتے ہیں، تو ان کی یہ رائے ان دلائل کی بنا پر مردود ہے جو اس کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں، معتبر تو وہ ہے جس کی دلیل موجود ہو، نہ کہ جس کی مخالفت کی جائے، کیونکہ ہر کسی کا قول لیا بھی جا سکتا ہے، اور اسے ترك بھی کیا جا سکتا ہے، لیکن

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو رد اور ترک نہیں کیا جا سکتا.

اس لیے اس کالم نگار پر واجب ہے کہ اس نے جو کچھ لکھا ہے اس سے اللہ تعالی کے ہاں توبہ و استغفار کرے، اور بغیر کسی علم کے نہ تو اللہ تعالی اور نہ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی بات کرے، کیونکہ بغیر علم کے اللہ تعالی پر بات کرنا کتاب اللہ میں شرك کا قرین ذکر کیا گیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی سب کو حق پہچاننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.
انتہی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

مستقل فتوی اینڈ علمی ریسرچ کمیٹی سعودی عرب.

واللہ اعلم .